سوال

(566) زمین رہن کی جاسکتی ہے اگر جائز ہے تو عشر کس کے زمہ ہوگا؟

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

زمین رہن کی جاسکتی ہے اگر جائز ہے تو عشر کس کے زمہ ہوگا؟ (صوبے دار ولی محمد خان۔ خریدار اخبار اہل حدیث)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

بعض علماء کے نزدیک جائز ہے۔ جس کے قبضے میں ہوگی وہی عشر ادا کرے۔

تشریح۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین شرح مبین صورت مسئولہ میں کہ زید نے سوبگہ زمین عمر کے پاس گروی رکھی اور عمر سے ہزار روپیہ قرض لیا۔ بایں شرط کے سرکاری مالگزاری عمر وادا کرتا رہے گا۔ اور زید کو بھی دس روپے زمین کا منافہ دیا کرے۔ اب عمر کو اس زمین کی کاشت کرنا۔ اور اس سے نفع اٹھانا جائز ہے یا نہیں؟ جبکہ زمین کے کل صرفے عمر کو برداشت کرنا پڑتے ہیں۔ اور کبھی کبھی زمانہ قحط یا سیلاب میں بجائے منافع کے عمر کو خسارہ اٹھانا پڑتا ہے۔ اگر عمر زمین سے منفعت نہ حاصل کرے۔ تو زید علاوہ قرض ادا کرنے کے سرکاری لگان کا بھی بارکش ہوتا ہے۔ اور ادائیگی قرض کا بھی ایسی صورت میں زید بالکل تباہ وبرباد ہوجاتا ہے۔ بنیوا توجروا

الجواب۔ صحیح حدیث میں ہے کہ دودھ والے جانوروں کا دودھ اور سواری دینے والے جانوروں کی سواری کا فائدہ جس کے پاس وہ جانور گروی ہوں بوجہ اپنے نفقہ کے جو وہ اس پر کررہا ہے نفع اٹھا سکتا ہے۔ اس پر قیاس کر کے بعض علماء نے یہ فتویٰ دیا۔ کہ جب زمین کے کل اخراجات اس کے زمہ ہوں۔ جو رہن رکھتا ہے۔ اور روپیہ دیتا ہے تو اس کا نفع بھی جائز ہے۔ غرج جبکہ وہ چیز محتاج نفقہ ہو اور جملہ نفقات کا زمہ دار رہن رکھنے والا ہو تو اپنے اس نفقہ کے عوض اس چیز سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ بعض صورتوں میں بعض وقت اسے نقصان بھی اٹھانا پڑتا ہے۔ پس علمائے کرام اس نفع کو قرض رقم کا بدلہ نہیں جانتے بلکہ اس نفقہ کے عوض کا نفع مانتے ہیں۔ لہذا مندرجہ بالا صحیح احادیث پر قیاس کر کے اس کی حلت کے قائل ہیں۔ (1)۔ واللہ اعلم (مولانا محمد دہلوی (مرحوم) بقلم خود جواب صحیح ہے۔ ابو الوفا ثناء اللہ امر تسری)

(مرسلہ مولانا عبد الروف صاحب مدظلہ۔) مفصل بحث کتاب البیوع میں ملاحظہ کیجئے۔

1۔ بہتر یہ ہے کہ زمین مرہونہ کا گاؤں کے دستور کے موافق محصور مقرر کردے۔ اس صورت میں تمام شبہات سے محفوظ ہوجائے گا۔ (محمد حسین میرٹھی خطیب مسجد لاکھی نڑباد)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ امرتسری]()

جلد01ص733

محدث فتویٰ